مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ ماہ ہجرت۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ½ ۹ بجے صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ فالحمد للہ

سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

جلد ۳۲ | ۱۸ ماہ ہجرت ۱۳۲۳ ہش | ۲۴ جمادی الاول ۱۳۶۳ھ | ۱۸ مئی سنہ ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۱۵

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲۴ جمادی الاول ۱۳۶۳ھ

حضرت مسیحؑ اور یونسؑ نبی کا نشان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسر صلیب کرتے ہوئے جو حربے چلائے اور جن کے مقابلہ میں عیسائی دنیا بالکل عاجز و درماندہ رہ گئی۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ نے موجودہ اناجیل کے رُو سے بھی ثابت فرما دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صلیب پر جان نہ دی۔ بلکہ زندہ اتار لئے گئے۔

اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس نشان کو خاص طور پر پیش فرمایا۔ جس کے متعلق متی باب ۱۲ میں آتا ہے۔ کہ

"بعض فقیہوں اور فریسیوں نے جواب میں اس سے کہا۔ کہ اے اُستاد ہم تجھ سے ایک نشان دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس نے جواب دے کر ان سے کہا۔ کہ اس زمانہ کے بُرے اور زنا کار لوگ نشان طلب کرتے ہیں۔ مگر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی اور نشان ان کو نہ دیا جائے گا۔ کیونکہ جیسے یونس تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا۔ ویسے ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہے گا"

گویا مخالفین کے مطالبہ پر حضرت مسیح نے صرف ایک ہی نشان دکھانے کا وعدہ کیا۔ اور فرمایا۔ وہ نشان یونس نبی کے نشان کے مشابہ ہوگا۔ اس کا صاف اور واضح مطلب یہ ہے۔ کہ جس طرح حضرت یونس تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہے اسی طرح حضرت مسیح بھی اتنا ہی عرصہ زمین میں زندہ دفن رہیں گے۔ پھر جس طرح حضرت یونس مچھلی کے پیٹ سے زندہ نکلے۔ اسی طرح حضرت مسیح بھی زندہ نکلیں گے۔ اس کے سوا کوئی اور مفہوم اس جواب کا ہو ہی نہیں سکتا۔ جو حضرت یونسؑ کے واقعہ پر چسپاں ہو سکے۔ اور جسے نشان قرار دیا جائے۔

چونکہ عیسائیوں کو یہ صاف اور واضح مفہوم تسلیم کرنے میں عیسائیت کا کلیۃً خاتمہ نظر آتا ہے۔ اس لئے باوجود اس کے کہ وہ دعویٰ تو یہ کرتے ہیں۔ کہ "ہمارے خداوند مسیح نے موت پر غلبہ پالیا" مگر حضرت یونس کے نشان کے مشابہ نشان کا مفہوم یہ بیان کرتے ہیں کہ:-

"وہ (یسوع مسیح) اپنے مردہ بدن کو تین دن تک قبر میں مدفون رکھنے کے بعد پھر زندہ کرے گا"

(مسیحی رسالہ اخوت بابت مارچ سنہ ۱۹۴۴ء)

اگر حضرت یونس کا بدن مچھلی کے پیٹ میں مردہ رہا ہوتا۔ اور پھر تین دن مدفون رکھنے کے بعد انہوں نے اپنے آپ کو خود زندہ کر لیا ہوتا۔ تو حضرت مسیح کے متعلق بھی کہا جا سکتا تھا۔ کہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ لیکن جب حضرت یونس مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہے۔ تو ضروری ہے۔ کہ حضرت مسیح بھی قبر میں زندہ ہی رہے ہوں۔ اور اس وقت ان پر موت وارد نہ ہوئی ہو۔

علاوہ ازیں اگر حضرت مسیح پر مصلوب ہونے کے وقت موت وارد ہو چکی تھی۔ اور وہ قبر میں مردہ دفن کئے گئے تھے۔ تو پھر انہوں نے موت پر غلبہ کیا پایا۔ وہ تو موت سے مغلوب ہو گئے۔ یہ کہنا کہ انہوں نے موت سے مغلوب ہونے کے بعد اس پر غلبہ پالیا۔ یعنی تین دن کے بعد اپنے آپ کو زندہ کر لیا۔ یہ محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے جس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ پھر ایک بے ثبوت دعویٰ کی اس حقیقت کے مقابلہ میں کیا وقعت ہو سکتی ہے۔ جسے خود عیسائی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح پر موت وارد ہو گئی۔ ایک طرف یہ کہنا کہ یسوع مسیح صلیب پر مرگئے۔ اور دوسری طرف یہ کہنا کہ انہوں نے موت پر غلبہ پالیا۔ نہایت ہی عجیب و غریب بیان ہے۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب کو بھی اس کے متعلق لکھنا پڑا ہے کہ

"جو شخص چلا کر جان دے۔ وہ تو موت سے مغلوب ہوگا۔ پھر اس کو غالب کہنا کیوں ہی کا کام ہے کسی اور کا نہیں مسیح کی موت کی کیفیت جو انجیلوں میں لکھی ہے۔ خدا ایسی موت کسی دشمن کو بھی نصیب نہ کرے"

عیسائی صاحبان اگر غور و فکر سے کام لیں۔ تو انہیں معلوم ہو۔ کہ حضرت مسیح کے نشان کی حضرت یونس کے واقعہ سے مشابہت نیز حضرت مسیح کا موت پر غلبہ پانا صرف اسی صورت میں ثابت ہو سکتا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ پیش فرمائی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح نے صلیب پر وفات نہیں پائی۔ بلکہ زندہ بحالت غشی اتار لئے گئے۔ اور قبر میں جو غار کی صورت میں تھی۔ اتنا ہی عرصہ زندہ رہنے کے بعد جتنا عرصہ حضرت یونس مچھلی کے پیٹ میں رہے تھے۔ وہاں سے نکال لئے گئے۔ اسکے بعد کئی سال تک وہ موت پر غلبہ پانے کا ثبوت بن کر دنیا میں فرائض تبلیغ ادا کرتے رہے۔

"جمعیۃ العلماء ہند" نے چودہ پندرہ برس میں کیا کیا؟

"جمعیۃ العلماء ہند" نہ صرف مسلمانوں کی دینی بلکہ دنیوی راہ نمائی کی بھی ذمہ وار کہلاتی ہے۔ لیکن اسکی جدوجہد کا رُخ کس طرف ہے۔ اسلام کی اشاعت و حفاظت کا فرض کہاں تک ادا کر رہی ہے اور مسلمانوں کے حقوق و مفادات کے لئے کیا کچھ کر رہی ہے۔ اس کا اندازہ معاصر "انقلاب" کے حسب ذیل الفاظ سے لگایا جا سکتا ہے:-

"جمعیۃ العلماء اور اس کے ہم نوا اسلامی گروہوں سے گذشتہ چودہ پندرہ برس میں اسکے سوا کیا کیا کہ کانگریس یا ہندو اکثریت جو کچھ کہتی اور کرتی رہی۔ اس کیلئے تقویت کا بندوبست ہو۔ اور مسلمانوں کی اکثریت کیطرف سے جو صدا بلند ہوتی رہی۔ اسکی تضعیف و تردید ہو۔ علماء کرام ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں کہ اس طرز عمل سے مسلمانوں کی یا ملک کی کونسی خدمت انجام پا سکتی تھی یا انجام پائی" (انقلاب ۱۵ مئی) ان حالات میں بھی اگر علماء سے کسی بہتری کی توقع رکھی جائے۔ تو اس سے بڑھکر غلطی اور کیا ہو سکتی ہے؟

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔
ایڈیٹر:- غلام نبی

حضرت نواب محمد علی خان صاحب اور سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کے لئے درخواست دعا

سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسب ذیل الفاظ احباب جماعت پیش نظر رکھیں کہ

"میرے میاں اور لڑکی دونوں بدستور بیمار ہیں۔ اور ان کے لئے خاص دعاؤں کی ضرورت ہے۔ احباب جماعت میری التجائے دعا کو یاد رکھیں اور بھولیں نہیں"

احباب اپنی خاص دعاؤں کے اوقات میں حضرت نواب صاحب اور سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کے لئے بھی دعا کرتے رہیں ؛

قادیان میں تقریری مقابلہ

مورخہ ۲۲/۵ ۱۲ صبح سات بجے مسجد اقصےٰ میں شعبہ تعلیم کے ماتحت "بزم حسن بیان" کے زیر انتظام "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کارنامہ اشاعت تعلیم" کے موضوع پر تقریری مقابلہ ہوا۔ جس میں قادیان کی مجالس کے نمائندگان شریک ہوئے۔ چودھری عبدالاحد صاحب ایم۔ ایس۔ سی۔ مولوی محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے و مرزا منور احمد صاحب مولوی فاضل واقف تحریک جدید نے ججز کے فرائض سرانجام دیئے۔ جن کے فیصلہ کے مطابق اخوند فیاض احمد صاحب دارالفضل اول اور مولوی غلام باری صاحب دارالعلوم دوم اور مولوی محمد نذیر صاحب ملتانی دارالرحمت سوم رہے۔

خلیل احمد مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس مشاورت کا ایک اہم فیصلہ اور احمدی جماعتیں

پچھلے سال مجلس مشاورت میں فیصلہ ہوا تھا کہ ہر سکرٹری مال ہر ماہ کے پہلے ہفتہ ایک گوشوارہ ارسال کیا کریں کہ فلاں فلاں موصی نے اتنی رقم فلاں تاریخ ادا کر دی ہے۔ جو کہ فلاں تاریخ فلاں کوپن نمبر کے ماتحت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دی گئی ہے۔ پچھلے سال بار بار اعلان کیا گیا۔ مگر بہت کم جماعتوں نے اسکی تعمیل کی۔ اس سال انتظار کر کے پھر دوبارہ پیش کر دیا جائیگا۔ کہ جماعتوں نے اسکی تعمیل نہیں کی

"اس میں نظارت دعوۃ و تبلیغ و نظارت تعلیم و تربیت اور بعض دیگر متفرق صیغہ جات کا کوئی ذکر نہیں۔ ناظر صاحب اعلیٰ کو شکایت ہے۔ کہ ناظر صاحبان مذکورہ بالا نے اپنے صیغہ جات کے نقشے باوجود مطالبہ کے ان کو نہیں بھیجے۔ قاعدہ ۴۵۸ ل کے ماتحت ایسے نقشہ جات کا ہر سال تیار کر کے شائع کیا جانا ضروری ہے۔ اس لئے میں پھر تمام ناظر صاحبان اور افسران صیغہ جات سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ نقشہ مطلوبہ بجٹ سال حال شائع ہونے کے فوراً بعد تیار کر کے ناظر صاحب اعلیٰ کو بھیج دیں۔ تا ان کی بناء پر کیڈر کمیٹی اپنا کام صحیح رنگ میں کر سکے؛

خاکسار عبدالحمید سکرٹری تحقیقاتی کمیشن و کیڈر کمیٹی

یوم سیرت پیشوایان مذاہب

امسال سیرت پیشوایان مذاہب کے جلسوں کے لئے ۲۱ ہجرت مطابق ۲۱ مئی کا دن مقرر ہے۔ تمام احمدی جماعتوں کے عہدہ دار احباب سے گزارش ہے کہ ابھی سے تاریخ مذکور پر جلسوں کا انتظام شروع فرمائیں۔ اور ہر مذہب کے معززین کو ان میں شمولیت کی دعوت دیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

تحریک چندہ کالج میں خصوصیت سے حصہ لینا ضروری ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ ۲۴ رمارچ ۱۹۴۴ء میں تعلیم الاسلام کالج کے چندہ کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔ جن لوگوں کو احساس ہے۔ کہ میٹرک پاس کرنے کے بعد بیرونی کالج میں جانے سے ہمارے نوجوانوں پر بُرا اثر پڑتا ہے ...... وہ خصوصیت سے اس چندہ میں حصہ لیں

اس ارشاد کی تعمیل میں احباب کو اپنی دنیوی ضرورتیں پس پشت ڈال کر بھی تحریک چندہ کالج میں خصوصیت سے حصہ لینا چاہیئے؛ (ناظر بیت المال)

کیڈر کمیٹی کے متعلق نہایت ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس شوریٰ منعقدہ اپریل ۱۹۴۴ء میں ایک کیڈر کمیٹی مقرر فرمائی تھی جس میں ممبران تحقیقاتی کمیشن کے علاوہ خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب سول سپلائی آفیسر راولپنڈی۔ مولوی سعدالدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس گوجرخان۔ ناظر صاحبان بیت المال و تعلیم و تربیت کو کیڈر کمیٹی کا ممبر نامزد فرمایا۔ اس کمیٹی کا پہلا اجلاس مجلس شاورت کے ختم ہونے کے معاً بعد ۹ راپریل کو قادیان میں کیا گیا تھا۔ اس کے بعد دوسرا اجلاس اب تک نہیں ہو سکا۔ تمام ممبران کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ چونکہ تفصیلی بجٹ ابھی تک شائع نہیں ہوا۔ اور جب تک بجٹ شائع نہ ہو۔ کیڈر کمیٹی اپنا کام شروع نہیں کر سکتی۔ بجٹ شائع ہو جانے پر تمام ممبران کو مطلع کر دیا جائے گا۔ کہ دوسرا اجلاس کب کیا جانا ہے۔ اس سال بجٹ میں بہت سارد و بدل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے ہو چکا ہے۔ مگر بجٹ کا شائع ہونا باقی ہے۔ میں نے نظارت علیا سے کیڈر کے متعلقہ پہلی مسل لے لی ہے۔ اس کا مطالعہ بھی ممبران کمیٹی کے لئے ضروری ہے۔ تمام ممبران کمیٹی سے التماس ہے۔ کہ کیڈر کے متعلق اصولی باتوں کا ان کو جو علم ہو ان کو ضبط تحریر میں لے آئیں اور اسکی ایک نقل مجھے بھیجدیں۔ نیز تمام ناظر صاحبان و افسران صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ قادیان کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے صیغہ کا ایک نقشہ کارکنان بموجب قاعدہ ۴۵۸ ل جلد تیار کر کے ناظر صاحب اعلیٰ کو بھیجدیں۔ (اس نقشہ کا نمونہ وہ ہے جو نظارت علیا کی طرف سے یکم فروری ۱۹۴۳ء کو فہرست کی صورت میں شائع ہوا ہے۔ نہ کہ وہ جو اس قاعدہ کے تحت میں درج ہے۔) بجٹ ۱۹۴۴-۴۵ء کے شائع ہونے پر کارکنان کے گریڈوں۔ تنخواہوں اور اسامیوں میں جو تبدیلیاں ہوں نقشہ میں انکا صحیح صحیح اندراج ہو تا بعد میں کسی کارکن کو یہ شکایت نہ ہو۔ کہ اس کی سروس میں کوئی غلط اندراج ہو گیا ہے ہر کارکن کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے صیغہ کا نقشہ خود دیکھ کر اطمینان کرے۔

"نقشہ کارکنان جو نظارت علیا کی طرف سے یکم فروری ۱۹۴۳ء کو شائع ہوا ہے"

ملک عبدالرحمن صاحب خادم کی علالت

گجرات ۱۵ رمئی۔ عزیزم خادم کے بخار کو آج ستارھواں دن ہے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخار اب تدریجاً کم ہو رہا ہے۔ گو کمی کی رفتار سست ہے۔ بخار کم ہو کر چار دن تک ایک حالت پر رہتا ہے۔ اور پھر پانچویں دن اور کم ہوتا ہے۔ کل کا زیادہ سے زیادہ ٹمپریچر ۱۰۰ اور کم سے کم ۹۸ تھا۔ آج صبح ۹ بجے کا ٹمپریچر ۹۷.۶ تھا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ التزام کے ساتھ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت بخشے ؛

خاکسار، ملک برکت علی

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں احمدیت کی روز افزوں ترقی

خدا تعالےٰ کی خاص تائید و نصرت کے نظارے

ایک اہم عیسائی مرکز میں مسجد بنانے میں مشکلات

روتیفنک میں جو اس ملک کا اہم عیسائی مرکز ہے۔ احمدیہ مسجد بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لیکن افسوس کہ پیراماؤنٹ چیف باوجود اعلےٰ تعلیم یافتہ ہونے کے مذہبی تعصب کے باعث مسجد بنانے کی اجازت نہیں دیتا۔ بلکہ ملنے کے لئے وقت بھی نہیں دیتا۔ اور سلام تک کا روادار نہیں۔ ہم نے اس کے وزیر کے ذریعہ مسجد بنانے کی اجازت طلب کی۔ مگر چیف نے یہ جواب دیا۔ کہ اگر روتیفنک کے غیر احمدی مسلمانوں کو احمدیہ مسجد کی تعمیر پر اعتراض نہ ہو۔ تو ہم اجازت دیدینگے پھر کہا کہ اگر روتیفنک میں لوگ کثرت سے احمدی ہو جائیں۔ تو مسجد کی اجازت مل جائیگی ورنہ نہیں۔ اس پر میں نے ایک چٹھی کے ذریعہ تفصیلاً ان باتوں کا جواب دیا۔ اور بڑے ادب سے درخواست کی۔ کہ اپنے فیصلہ پر دوبارہ غور کریں اور لکھا کہ احمدیت اللہ تعالےٰ کا اپنے ہاتھ سے لگایا ہوا پودہ ہے۔ جو اسے تباہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ خود برباد ہو جائے گا۔ یہ شخص گورنر سیرالیون کی ایگزیکٹو کونسل کا ممبر ہے۔ اور نہائت جہاندیدہ ہے۔ محض یاردوں کے بہکانے سے اس قسم کی باتیں کر رہا ہے۔ میں نے ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب سے بھی اس بارہ میں ملاقات کی۔ مگر آپ نے فرمایا۔ کہ اگر چیف اور ریاست کے اکابرین احمدیہ مسجد بنانے کی اجازت نہیں دیتے۔ تو گورنمنٹ انہیں مجبور نہیں کر سکتی۔ سوائے اس کے کہ ریاست کے بڑے لوگوں میں سے چند ایک احمدیت قبول کر لیں۔ لیکن فی الحال اکابرین میں سے کوئی احمدی نہیں اور لوکل جماعت غربا کی جماعت ہے۔ جماعت روتیفنک نے مسجد کے لئے ۵ پاؤنڈ کے قریب چندہ بھی جمع کیا ہے اللہ تعالےٰ خود ہی اپنے فضل و کرم سے ہماری دستگیری فرمائے۔

باصرار احمدی مبلغ کا مطالبہ

روتیفنک سے ماگبورکا جاتے ہوئے بادیا ریلوے جنکشن میں ایک رات ٹھہرنے کا موقعہ ملا۔ وہاں کے پیراماؤنٹ چیف اور اکابرین نے بڑے اصرار سے وہاں کے لئے احمدی مبلغ طلب کیا۔ لیکن افسوس کہ ہمارے پاس کوئی ایسا مبلغ نہیں جسے بادیا کے لئے فارغ کیا جا سکے۔ بادیا اس ملک کا اہم ترین ریلوے جنکشن ہے اور یہاں تبلیغ کو مضبوط کرنا ہمارے لئے بہت مفید ہو سکتا ہے۔ اس لئے دارالتبلیغ سیرالیون کیلئے ہم بار بار قادیان سے مبلغین کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اس ملک میں نہائت قلیل خرچ پر انسان گزارہ کر سکتا ہے اور افریقن لوگ باوجود شدید مخالفت کے مالی امداد کر دیتے ہیں۔ کیونکہ ان کے دل تسلیم کرتے ہیں۔ کہ احمدیت خدائی تحریک ہے۔ اس لئے سیرالیون کا ملک خصوصیت سے اس قابل ہے۔ کہ تحریک جدید کے ماتحت ایک باقاعدہ نظام کے ساتھ اس پر تبلیغی اثر ڈالا جائے۔

مولوی محمد صدیق صاحب پر حملہ

ماگبورکا میں آجکل خصوصیت سے مخالفت ہو رہی ہے۔ ایک بدبخت دشمن نے جناب مولوی محمد صدیق صاحب پر ان کے مکان میں جا کر حملہ کر دیا۔ اس کا ارادہ یہ تھا۔ کہ مولوی صاحب کی آنکھیں ضائع کر دے لیکن بفضلہ تعالےٰ ناکام رہا۔ مولوی صاحب کو خفیف سی چوٹیں آئیں۔ اور دو تین روز کے بعد کوئی خاص اثر باقی نہ رہا۔ یہ شخص پہلے تو ہمارے دارالتبلیغ میں جا کر گالیاں دیتا رہا۔ جب مولوی صاحب نے منع کیا۔ تو اور سختی شروع کر دی۔ اس پر مولوی صاحب نے اسے مکان سے نکالنا چاہا۔ تو اس نے حملہ کر دیا۔ اور بعد میں ڈسٹرکٹ کمشنر کے دفتر میں جا کر جھوٹی شکایت کر دی۔ کہ مولوی صاحب نے اس کی مزدوری ادا نہیں کی۔ اور اسے مارا ہے۔ یہ واقعہ سنکر لوکل جماعت کے بعض افراد فوراً دشمن کو سزا دینے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے لیکن رئیس جماعت نے انہیں سختی سے روکا۔ اور پیراماؤنٹ چیف کی عدالت میں مقدمہ دائر کر کے اسے ۱۵ پاؤنڈ جرمانہ اور ایک دن قید کی سزا دلوائی۔ ماگبورکا کے جملہ مخالفین کیا عیسائی اور کیا غیر احمدی دشمن کی پشت پناہ بنے ہوئے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ چیف کے فیصلہ کے خلاف ڈسٹرکٹ کمشنر کی عدالت میں اپیل کریں۔ اور جھوٹے گواہ پیش کر کے مولوی صاحب کو سزا دلوائیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ موقعہ کے سارے گواہ ہمارے دشمن ہیں۔ اللہ تعالےٰ جناب مولوی صاحب کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ اور خود احمدیت کی حفاظت فرمائے۔ ماگبورکا کے شامی بھی آجکل مخالفت پر تلے ہوئے ہیں۔

مولوی محمد صدیق صاحب کے کارنامے

موجودہ جنگ کے نتیجہ میں حکومت آجکل محکمہ تعلیم پر بہت زیادہ خرچ کر رہی ہے۔ اس لئے ہماری کوشش ہے کہ جلد از جلد ہمارے جملہ سکول اس قابل بن جائیں۔ کہ انہیں گورنمنٹ کی طرف سے مستقل طور پر مالی امداد ملا کرے۔ اس وجہ سے مولوی محمد صدیق صاحب جلد از جلد احمدیہ سکول ماگبورکا کی عمارت مکمل کرا رہے ہیں۔ اس کے لئے ہمارے پرانے دوست آنریبل الحاجی المامی سوری نے مزید ۱۰ پاؤنڈ چندہ مولوی صاحب کو دیا۔ اس سے پہلے آپ ۴۰ پاؤنڈ کے قریب چندہ دے چکے ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء اس وقت سکول میں ۵۰ طلباء ہیں اور دو ٹیچر کام کرتے ہیں۔ میں نے سکول کا معائنہ کیا۔ اور کام کے متعلق تفصیل سے ہدایات دیں۔

سکول کی موجودہ حالت میرے نزدیک تسلی بخش ہے۔ اور اگر سکول کی عمارت مکمل ہو جائے۔ تو یہ سکول اس قابل ہے کہ اسے گورنمنٹ گرانٹ ملے۔ ماگبورکا میں احمدیت کا مضبوط مرکز قائم کرنے شاندار عمارتیں کھڑی کر دینا اور لوکل احمدیہ اسکول کا قیام جناب مولوی محمد صدیق صاحب کے ایسے کارنامے ہیں کہ جنہیں آئندہ نسلیں نہ بھول سکیں گی۔ علاوہ ازیں لوکل جماعت ایمان اور اخلاص میں بدستور ترقی کر رہی ہے۔ میں نے آئندہ کے لئے عمارتوں کا کام لوکل جماعت کے سپرد کر دیا ہے۔ اور اعلان کر دیا ہے کہ اگر مزید چندہ یا قرضہ کی ضرورت ہو۔ تو جماعت خود اپنی ذمہ داری پر جمع کرے۔ یہ اس لئے کیا گیا ہے۔ تاکہ مولوی محمد صدیق صاحب کو تبلیغی دوروں کے لئے فارغ کیا جا سکے۔ ماگبورکا مشن ۴۱ پاؤنڈ کا مقروض تھا۔ ۲۱ پاؤنڈ میں نے سیرالیون کے مرکزی فنڈ سے ادا کر دیئے۔ باقی بیس پاؤنڈ قرضہ تا حال قابل ادا ہے۔ ماگبورکا میں عمارتوں کی تکمیل مسٹر کالی سانکو رئیس الجماعت کے سپرد ہے۔ آپ نے چارج لیتے ہی چندہ کے لئے اپیل کر کے ایک دن میں سات پاؤنڈ جمع کر لئے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

ایک مخلص احمدی پیراماؤنٹ چیف بننے کا امیدوار

ماٹوٹو کا میں احمدیہ مسجد مکمل ہو چکی ہے۔ اور سکول میں مسٹر عمارا سیسے کام کرتے ہیں۔ جماعت ماٹوٹو کا کا خرچ دو پاؤنڈ ماہوار ہے۔ لوکل جماعت کے ذمہ ہے۔ ایک مخلص احمدی مسٹر ماما نے ایک پاؤنڈ نذرانہ دیا۔ جو مرکزی فنڈ میں داخل کیا گیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اس علاقہ کا پیراماؤنٹ چیف فوت ہو چکا ہے۔ اور مسٹر ابراہیم بشیر تقی جو سارے ملک سیرالیون میں مخلص ترین اور سب سے زیادہ تعلیم یافتہ احمدی ہیں پیراماؤنٹ چیف بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آجکل آپ ضلع کا بالا میں ڈسٹرکٹ کمشنر کے چیف کلرک ہیں۔ سلسلہ

سے کے جملہ انگریزی اخبار اپنے نام جاری کرائے گئے ہیں۔ اور سارا انگریزی لٹریچر خریدا ہوا ہے۔ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور جملہ احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب فرمائے۔ آپ کے اخلاص کا اس امر سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ آپ نے مجھے لکھا کہ محض احمدیت کی خدمت کے لئے چیف بننا چاہتا ہوں۔ اور اگر خدانخواستہ کامیاب نہ ہوا۔ تو تبلیغ اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کر دوں گا۔ انشاء اللہ احمدیت ابھی اس ملک میں نہایت کمزور ہے۔ اور میں بڑے درد سے حضرات صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دوسرے احمدیوں سے آپ کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

ایک احمدیہ سکول کیلئے درخواست دعا

ایام زیر رپورٹ میں مجھے بادماہوں جانے کا موقعہ بھی ملا۔ احمدیہ سکول کا گورنمنٹ کی طرف سے معائنہ ہو کر مستقل امداد کیلئے ڈائرکٹر آف ایجوکیشن کے پاس سفارش ہو چکی ہے۔ فالحمد للہ رب العالمین۔ سکول میں آج کل ۵۴ طلباء اور دو ٹیچر ہیں۔ لیکن آج کل یہاں سونے کی کانوں میں کام بالکل بند ہے۔ اور احمدی احباب ادھر اُدھر بکھر گئے ہیں اور گاؤں ویران سا ہو گیا ہے۔ اس طرح سکول کے بند ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ حالانکہ آج کل حکومت اس سکول کو مالی امداد دینے پر رضامند ہو رہی ہے۔ اس کے لئے احباب کرام سے دعاؤں کی درخواست کرتا ہوں

بو میں مسجد احمدیہ کی تعمیر

بو میں جو زمین ہم نے سکول اور دار التبلیغ کے لئے اجارہ پر حاصل کی تھی۔ اس پر دونوں عمارتوں کی تکمیل ہو رہی ہے لیکن یہ جگہ شہر سے دوری کی وجہ سے مسجد کیلئے موزوں نہیں۔ لیکن پیرامونٹ چیف شہر کے اندر احمدیہ مسجد کی اجازت نہ دیتا تھا۔ اُسے اصرار تھا۔ کہ شہر سے دور مسجد بنائی جائے۔ تاکہ شہر میں احمدیت نہ پھیل سکے۔ اس بارہ میں ہم نے بہت کوشش کی مگر کامیابی نہ ہوئی۔ ایام زیر رپورٹ میں آنریبل الحاجی المامی سوری ایک کام کے لئے بو میں تشریف لائے۔ تو میں نے یہ معاملہ ان کے سامنے پیش کیا۔ آپ خود بنفس نفیس میرے ہمراہ پیرامونٹ چیف سے ملنے کے لئے تشریف لے گئے۔ اور اس ملک کے رواج کے مطابق اسے دو پونڈ کے قریب نذرانہ دیا۔ اور ایسے طریق سے اس کے سامنے یہ معاملہ پیش کیا۔ کہ باوجود شدید مخالفت کے وہ انکار نہ کر سکا۔ اور اس نے خود اگلے روز میرے ہمراہ جا کر شہر کے اندر مسجد کے لئے زمین دے دی۔ میں نے فوراً مسجد کا نقشہ تیار کر کے محکمہ صحت سے مسجد کی تعمیر کی منظوری حاصل کر لی۔ مسجد کی جگہ کے قریب ہی ایک غیر احمدی مخالف کا مکان ہے۔ اس نے چیف کے ذریعہ پھر کوشش کی کہ مسجد نہ بن سکے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اُسے ناکام رکھا۔ اور ہم آج کل مسجد کی دیواریں مکمل کر رہے ہیں۔ فالحمد للہ رب العالمین۔

مبلغین کلاس

آج کل بو میں بڑی عمر کے لڑکوں کے لئے ایک مذہبی تعلیم کا مدرسہ کھولا ہوا ہے جس میں طلباء کو انگریزی اور عربی اور احمدیت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ تاکہ مبلغ بن سکیں۔ الفا ابراہیم ذکی اور ٹیچر عقیل اس مدرسہ میں پڑھاتے ہیں۔ طلباء کی تعداد ۲۰ کے قریب ہے۔ یہ طلباء ہفتہ میں ۳ روز ہماری عمارتوں کی تکمیل اور کھیتی باڑی کا کام کرتے ہیں۔ اور ۳ روز تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ شام کو ریلوے سٹیشن پر جا کر مزدوری کا کام کر کے اپنی خوراک کے لئے چند پیسے کما لیتے ہیں۔ یہ طلباء سب کے سب بورڈر ہیں۔ دونوں ٹیچر بھی ان کے ساتھ ہی دار التبلیغ میں رہتے ہیں۔ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور احباب کرام کی خدمت میں اس سکیم کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ کیونکہ ہمیں مبلغین کی بہت ضرورت ہے۔ ہماری خواہش ہے۔ کہ دو تین سال تک یہ طلباء تعلیم حاصل کر کے فارغ ہو جائیں۔ اور بطور مبلغ مختلف علاقوں میں کام کریں۔ بادماہوں سے بعض بڑے بڑے احمدی بو میں ہجرت کر آئے ہیں۔ اس لئے میں جماعت بو کو اس بات پر آمادہ کر رہا ہوں۔ کہ دونوں ٹیچروں کی تنخواہ جو ۳ پونڈ ماہوار ہے خود اپنے چندہ سے ادا کیا کرے۔

روکوپر کا مدرسہ اور مسجد

روکوپر احمدیہ سکول کو گورنمنٹ کی طرف سے مالی امداد کی منظوری ہو چکی ہے۔ طلباء کی تعداد ۵۴ ہے۔ اور دو ٹیچر کام کرتے ہیں۔ لوکل جماعت کو تاکید کی گئی ہے۔ کہ ۶ ماہ کے اندر اندر احمدیہ مسجد تعمیر کرے۔ کیونکہ موجودہ مسجد احمدیوں اور غیر احمدیوں کی مشترکہ ہے۔ اور ہمیشہ جھگڑے کا خطرہ رہتا ہے۔ ایک احمدی الفا یحییٰ نے ۲ پونڈ چندہ ادا کیا۔ ایک یوروپین تاجر مسٹر کلینسر نے دس شلنگ عنایت کئے۔ فجزاھما اللہ احسن الجزاء۔ روکوپر کے علاقہ میں ایک متمول تاجر نے ایک پونڈ چندہ دیا۔ اسے ہم پانچ سال سے تبلیغ کر رہے ہیں۔ آخر اس نے احمدیت قبول کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ لیکن میں نے اُسے کہہ دیا۔ کہ اگر بیویوں کی تعداد کو ۷ سے ۴ تک کم کر دے۔ تو ہم اس کی درخواست بیعت حضرت امیر المومنین کے حضور پیش کر سکیں گے۔ ورنہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور اصلاح کی توفیق دے۔ اس نے دو ماہ تک تین عورتوں کو علیحدہ کر دینے کا وعدہ کیا ہے۔

فری ٹاؤن میں قیام

فری ٹاؤن میں مجھے صرف ۶ روز ٹھہرنے کا موقعہ ملا۔ اس دوران میں علاوہ انفرادی تبلیغ و تربیت کے لوکل جماعت میں صبح و شام وعظ کرتا رہا۔ اور جماعت سیرالیون سے ۹ پونڈ چندہ وصول کر کے سیرالیون کے مرکزی فنڈ میں داخل کیا۔ علاوہ ازیں احمدیہ سکولوں کے لئے جملہ ضروریات خریدیں۔ محکمہ تعلیم کے قوانین کے مطابق جس قدر خرچ سکولوں یا ان کی عمارتوں پر کیا جائے۔ اس کا نصف گورنمنٹ ادا کرتی ہے۔ بشرطیکہ خرچ کرنے سے پہلے منظوری حاصل کر لی جائے۔ چنانچہ روکوپر احمدیہ سکول کے لئے ۲۰ پونڈ کی منظوری حاصل کی گئی۔ یہ امداد سالانہ امداد کے علاوہ ہوتی ہے گورنمنٹ کا مطالبہ ہے۔ کہ روکوپر سکول کی عمارت کو دو کمروں میں تقسیم کیا جائے۔ اس کے لئے نقشہ تیار کر کے منظوری کے لئے بھیج دیا گیا ہے۔ اس خرچ کے نصف کی بھی گورنمنٹ ذمہ وار ہوگی۔ احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ سے حضور دعا فرمائیں۔ کہ احمدیہ سکول بادماہوں اور مگبورکا بھی امدادی سکول بن جائیں۔ میرا ارادہ تھا کہ فری ٹاؤن میں زیادہ عرصہ قیام کروں۔ لیکن مذکورہ بالا حادثہ کی وجہ سے جناب مولوی محمد صدیق صاحب نے بذریعہ تار مجھے مگبورکا بلا لیا۔

نئی جماعتیں

ایام زیر رپورٹ میں پورٹ لوکو میں الحاج عبد الرحمٰن صاحب کو تبلیغ کا موقعہ ملا۔ علاوہ ازیں دونٹے اور اہم مقامات میں تبلیغ کی۔ پیپل میں جہاں ایک بہت بڑی انگریزی کمپنی لوہے کی کانوں میں کام کرتی ہے۔ اور جس کی اپنی ۷۰ میل لمبی ریلوے لائن ہے ایک پبلک لیکچر دیا۔ جس کے بعد دیر تک عیسائیوں سے مباحثہ ہوتا رہا۔ لوہا اُٹھانے کے لئے بڑے بڑے جہاز یہاں آتے ہیں۔ اس قصبہ سے تین چار طلباء روکوپر احمدیہ سکول میں بطور بورڈر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ ان کے والدین کو خصوصیت سے تبلیغ کی۔

نیوٹن میں جو ریلوے لائن پر واقع ہے ایک چھوٹی سی جماعت پیدا ہو گئی ہے۔ پیپل اور نیوٹن میں کثرت سے احمدیہ تبلیغی لٹریچر فروخت اور تقسیم کیا گیا۔

نومبایعین

ایام زیر رپورٹ میں ۱۱ نئے احمدی ہوئے۔ جن کی درخواستیں حضرت امیر المومنین کے حضور ارسال کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔ جناب مولوی فضل الرحمٰن صاحب حکیم نے جماعت احمدیہ نائیجیریا کی طرف سے ۱۰ ½ پونڈ سیرالیون بلڈنگ فنڈ کے لئے بھیجے۔ اسی طرح جناب مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے جماعت گولڈ کوسٹ کی طرف سے ۱۱ پونڈ ارسال فرمائے۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن کے ذریعہ میں ان دونوں بھائیوں اور انکی جماعتوں کا شکریہ ادا کر سکوں۔ خصوصاً جناب حکیم صاحب کی ذرہ نوازی کا بے حد

392

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کرے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۷۱۹۸ منکہ نجات احمد ولد مولا بخش صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ زمیندارہ عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پکھیواں ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد چھ کنال زمین ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم دیدوں۔ تو منہا کر دی جائے گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ العبد:۔ نجات احمد موصی پکھیواں۔ گواہ شد:۔ محمد عنایت اللہ سیکرٹری انجمن احمدیہ پکھیواں۔ گواہ شد:۔ محمد منشی خان مبلغ مقامی تبلیغ۔

۷۳۷۴ منکہ غلام محمد ولد میاں محمد الدین قوم بھلیسر گوجر پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن چک سکندر ڈاکخانہ دھوریہ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۴/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ اراضی تعدادی ۷ کنال زرعی بارانی اور ایک مکان خام واقع موضع چک سکندر جس کی قیمت اندازاً اسوقت کے لحاظ سے ۷ کنال اراضی -/۳۷۵ مکان -/۵۰۰ کل قیمت -/۸۷۵ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں ہے۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اسوقت -/۴۵ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ادا کردوں۔ تو اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔

العبد:۔ غلام محمد ولد میاں محمد الدین موصی۔ گواہ شد:۔ غلام غوث ولد میاں رکن دین چک سکندر۔ گواہ شد:۔ سلطان احمد چک سکندر برادر موصی۔

۷۳۸۰ منکہ مستری محمد رفیق ولد مستری عطاء اللہ صاحب مرحوم قوم ترکھان پیشہ ترکھان عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن مہدی پور ڈاکخانہ کلاس والہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت دس کنال زمین بارانی موضع مہدی پور میں ہے۔ جس کی قیمت -/۲۵ روپے فی کنال کے حساب سے -/۲۵۰ روپے ہوتی ہے۔ میں چونکہ اس وقت ملٹری میں ترکھان کے کام میں بھرتی ہوں۔ اور میری تنخواہ -/۴۲ روپے اسوقت ہے اسلئے جو میری تنخواہ ہے۔ اور جو پیدائش زمین کی آمد ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں اپنی زندگی میں داخل کرتا رہونگا۔ اور میرے مرنے کے بعد جو بھی جائیداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ العبد:۔ مستری محمد رفیق موصی۔ گواہ شد:۔ عبد الحمید موصی نمبر ۳۹۲۷ گواہ شد:۔ مستری محمد حنیف دار الفتوح۔

۷۳۷۳ منکہ چوہدری غلام محمد ولد چوہدری سکندر خاں صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۷۲ سال تاریخ بیعت بردست مبارک حضرت مسیح موعود علیہ السلام ساکن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۴/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ اراضی زرعی ملکیتی واقعہ ڈسکہ ۴۴ گھماؤں قیمتی -/۲۰۰۰۰ بیس ہزار روپیہ ۴½ مربعہ جات اراضی واقعہ چک نمبر ۸۸ جھنگ برانچ متصل سر شمیر روڈ تحصیل و ضلع لائل پور قیمتی -/۹۵۰۰۰ مکان رہائشی بعمارت پختہ واقعہ ڈسکہ قیمتی -/۴۰۰۰ اب میں برضاء و رغبت خود اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری اسوقت اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو یہ وصیت اس جائیداد پر بھی حاوی ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کردونگا۔ تو رسید حاصل کرونگا۔ جو مندرجہ بالا قیمت سے وضع ہوگی۔ میرے مرنے پر میرے ورثاء بھی اس وصیت کے پابند ہوں گے۔ العبد:۔ چوہدری غلام محمد موصی ڈسکہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ عبد اللہ خان داتہ زیدکا۔ گواہ شد:۔ ظفر اللہ خان

۷۳۵۲ منکہ شہاب دین ولد نور محمد صاحب قوم کشمیری پیشہ زمینداری عمر ۷۵ سال۔ تاریخ بیعت ۱۸۹۳ء ساکن پکھیواں ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۳/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت ایک سکونتی کچا مکان مبلغ -/۵۰ کا ہے اور میں انشاء اللہ یکصد روپیہ سال کی آمدنی بھی کما لیتا ہوں۔ میں مبلغ دس روپے سال اپنی آمدنی کی وصیت ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہونگا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ لہذا یہ تحریر وصیت لکھدی ہے کہ سند رہے۔ العبد:۔ شہاب دین پکھیواں نشان انگوٹھا گواہ شد:۔ محمد منشی خاں مبلغ مقامی تبلیغ۔ گواہ شد:۔ محمد عنایت اللہ سیکرٹری انجمن احمدیہ پکھیوال

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لاہور ۱۶ مئی - وزارت کی … وزارت میں سے سر محمد جمال خان پبلک ورکس کے انچارج ہوں گے۔ اور میجر عاشق حسین خان کے سپرد جنگ سے متعلقہ کام کیا گیا ہے۔ جو پہلے وزیر اعظم خود کرتے تھے۔

دہلی ۱۶ مئی - فوڈ ایڈوائزری کمیٹی کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کی طرف سے حجاز میں دو ہزار ٹن گندم بھیجی جائے۔ اگر وہاں واقعی گندم کی ضرورت ہو۔

چنگکنگ ۱۶ مئی - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جاپانی فوجیں تین اطراف سے لویانگ کے شہر میں داخل ہو گئی ہیں۔

بمبئی ۱۶ مئی - معلوم ہوا ہے۔ کہ گاندھی جی نے خاکسار لیڈر مشرقی صاحب کو لکھا ہے۔ کہ میں صحت ہونے پر ہندو مسلم سمجھوتہ کی بات چیت کرنے کیلئے مسٹر جناح سے ملنے کے لئے تیار ہوں۔

لنڈن ۱۶ مئی - انگلستان کے شہرۂ آفاق ادیب اور انگریزی زبان کے بہت بڑے ماہر پروفیسر سر آرتھر کیو اسی سال کی عمر میں فوت ہو گئے۔ آپ کے ہزارہا شاگرد دنیا کے ہر گوشہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔

دہلی ۱۶ مئی - آل انڈیا مسلم لیگ کی کمیٹی آف ایکشن نے ملک خضر حیات خاں صاحب کی جوابدہی کی تاریخ ۲۲ مئی تک بڑھا دی ہے۔

ڈھاکہ ۱۶ مئی - کل فٹ بال کے کھیل میں شہر کی دو پارٹیوں میں فساد ہو گیا۔ لاٹھیاں۔ ہاکیاں اور پتھر برسائے گئے۔ پولیس نے پہنچکر حالات پر قابو پایا۔ دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔

بمبئی ۱۶ مئی - طبی معائنہ سے معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی کے پیٹ میں پیچوے اور انتڑیوں میں پیچش کے جراثیم ہیں۔

لنڈن ۱۶ مئی - برٹش ریڈیو نے ۲۴ زبانوں میں اہل یورپ کو متنبہ کیا گیا ہے۔ کہ اہم ریلوے جنکشنوں اور فوجی ٹھکانوں کے نواح میں ہرگز نہ رہیں کیونکہ اتحادی پہلے سے بہت زیادہ شدید ہوائی حملے کرنے والے ہیں۔

لنڈن ۱۶ مئی - جرمنی کی نازی پارٹی میں افتراق اور جرمن جرنیلوں کے ہٹلر سے برگشتہ ہونے کے متعلق جو خبریں گذشتہ دنوں شائع ہوئی ہیں۔ ان کی تردید کرتے ہوئے ڈیلی ٹیلیگراف کے نامہ نگار نے لکھا ہے۔ کہ ہٹلر کی طاقت ختم نہیں ہوئی یورپ پر اتحادی حملہ کے پروگرام نے نازی پارٹی کو اور بھی مضبوط کر دیا ہے۔ گو جرمن جنگ سے تنگ آچکے ہیں۔ مگر اس بات پر سب متفق ہیں کہ اب آخر دم تک مقابلہ کیا جائے۔

لنڈن ۱۶ مئی - جرمن ہائی کمانڈ نے اہل جرمنی کو متنبہ کر دیا ہے کہ یورپ پر اتحادی حملہ ہونے والا ہے۔ اور جرمنی بھر میں لوگ یہ سمجھ چکے ہیں۔ کہ عنقریب حملہ ہونیوالا ہے۔

دہلی ۱۶ مئی - معلوم ہوا ہے۔ کہ آغا خاں پیلیس پونا کو سیٹھ برلا خریدنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بات چیت شروع ہے۔ وہ اسے خرید کر گاندھی جی کی نذر کر دینگے۔

لنڈن ۱۶ مئی - معلوم ہوا ہے کہ جرمن جرنیل رن سٹیڈ اور مارشل رومیل میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ جنرل موصوف نے مارشل رومیل کا حکم ماننے سے انکار کیا۔ اس لئے اسے مغربی یورپ کے کمانڈر انچیف کے عہدہ سے برطرف کیا جائیگا۔

لنڈن ۱۶ مئی - معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ایمری کے مقابلہ میں ان کے حلقہ سے ایک ہندوستانی کمیونسٹ مسٹر آر۔ بی دت نامی پارلیمنٹ کے جنرل انتخابات میں بطور امیدوار کھڑا ہو رہا ہے۔

دہلی ۱۶ مئی - مرکزی گورنمنٹ کی فوڈ کمیٹی کے سامنے فیملی راشن کارڈوں کے بجائے انفرادی راشن کارڈ جاری کئے جانے کی تجویز پیش ہوئی۔ مگر کمیٹی نے اسے منظور نہیں کیا۔

چنگکنگ ۱۶ مئی - جاپانی ہیڈ کوارٹر سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جاپانی کمانڈر انچیف بذات خود یونن کے محاذ جنگ پر پہنچ چکا ہے اور خود کمانڈ کر رہا ہے۔

لنڈن ۱۶ مئی - اتحادی افواج کے سپریم کمانڈر جنرل آئزن ہوور کا خیال ہے۔ کہ سخت مایوسی کے عالم میں ہٹلر اور جرمن جرنیل برطانیہ پر حملہ کا خیال کر رہے ہیں۔ نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے کہ ممکن ہے۔ جرمن برطانیہ پر بڑا حملہ کریں۔ اور اس حملہ میں وسیع پیمانہ پر گیس استعمال کریں۔ بڑی بڑی جرمن توپیں ساحل یورپ سے انگلستان پر شدید گولہ باری کریں۔ آگ لگانے والے بم گرائیں۔ اور نازی پیراشوٹ ڈویژن اُتارے جائیں۔

لنڈن ۱۶ مئی - اتحادی فوجوں نے گسٹاف لائن کے جنوبی حصہ میں زور کے حملے جاری رکھے۔ دریائے ریپڈو کے کنارے آٹھویں فوج نے اپنے مورچہ کو اور چوڑا کر لیا ہے۔ اور دشمن کی کئی مضبوط چوکیوں کا صفایا کر دیا ہے۔ اب یہ مورچہ دو میل چوڑا ہے۔ اور وہاں تازہ دم فوجیں اب برابر پہنچ رہی ہیں۔ فرانسیسی دستوں نے تین اور دیہات پر قبضہ کر لیا ہے اور اب تک آٹھ میل آگے بڑھ چکے ہیں۔ اتحادی بحری بیڑہ اپنی فوجوں کے ساتھ پورا تعاون کرتا ہے۔ اور ہوائی جہاز بندرگاہوں۔ توپوں کی چوکیوں۔ ریلوے سٹیشنوں۔ پلوں۔ لاریوں۔ اور فوجی جمگھٹوں پر زور کے حملے کر رہے ہیں۔ نئے حملہ کے بعد اب تک تین ہزار جرمن قید کئے جا چکے ہیں۔

لنڈن ۱۷ مئی - اٹلی کی جنگ کے بارہ میں تازہ ترین اطلاع یہ ہے۔ کہ کیسنو سے تھوڑی دور جنوب مغرب میں آٹھویں اتحادی فوج کے ایک دستے کی روم جانیوالی ایک اہم سڑک پر دشمن سے زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔ دشمن اس سڑک کو کھلا رکھنے کے لئے پورا زور لگا رہا ہے۔ اس لڑائی میں جرمنوں نے بہت سے ٹینک اور سپاہی بھی جھونک دئے ہیں۔ جن میں ان کے بڑھیا چھاتا سپاہی بھی شامل ہیں۔ آٹھویں فوج نے اپنے مورچہ کو اور آگے بڑھا لیا ہے۔ اتحادی توپوں کے بعض گولے دشمن کے گولہ بارود کے ذخائر میں لگے اور وہ بھک سے اُڑ گئے۔ چھ روز کی اس لڑائی میں اتحادیوں کا جانی نقصان بہت ہی کم ہوا ہے۔ جو ہندوستانی جنرل کلارک کی کمانڈ میں لڑتے ہیں۔ جنرل موصوف نے ان کی ہمت اور حوصلہ کی بہت تعریف کی ہے۔

دہلی ۱۷ مئی - چالیس روز کی زبردست لڑائی کے بعد کوہیما کی پہاڑی کی جنگ ختم ہو گئی اور جاپانیوں کو ان کی اس آخری چوکی سے نکال دیا گیا۔ اب کوہیما کی پہاڑی پر ہمارا قبضہ ہے۔ اس لڑائی میں دشمن کے تین ہزار سپاہی مارے گئے۔ جو جاپانی اس پہاڑی کا بچاؤ کر رہے تھے۔ وہ بھی مارے گئے۔

لنڈن ۱۷ مئی - آج دفتر خارجہ میں ناروے۔ ہالینڈ اور بلجیئم کی حکومتوں کے ساتھ برطانیہ کا ایک معاہدہ ہوا۔ جس کے رو سے فوجی کارروائیوں کے دوران میں ان ممالک کا نظم ونسق اتحادی کمانڈروں کے سپرد ہوگا۔ لیکن جونہی حالات تبدیل ہونگے۔ سول نظم ونسق اہل ملک کے حوالہ کر دیا جائے گا۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں!

"تبلیغ ایک جہاد ہے۔ اور یہ جہاد ہر شخص پر فرض ہے۔ تو جو شخص اپنے اہم فریضہ کو ترک کرتا ہے۔ اس کے گنہگار ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ . . . اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن کا فرض ہے"

ہمارے پاس اس جہاد کا سامان موجود ہے۔ جو ایک آنہ سے دو روپیہ کی قیمت میں مل سکتا ہے۔ اور بغیر کسی مزید خرچ کے تمام جہان میں پہنچایا جا سکتا ہے۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد